مناظرہ پنجاب

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰحضرت قدس سرہ

کا معرکۃ الآرا مناظرہ

ناشر

عطاء الحشمت حشمتی حشمت نگر پیلی بھیت

قادریم نعرۂ یا غوث اعظم می زنم
دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

مُناظرۂ فیروز پور کی یہ مکمل رُوداد مسمّٰی بہ اِسمِ تاریخی

ہیبت قہاریہ بناریہ وسماجی آریہ

۱۳۴۲ ھ

مرتب: حضرت مخدومی مولٰنا سیّد فرزند علی صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

سابق نگراں: مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف

یہ مناظرہ جون ۱۹۲۴ء کو فیروز پور (پنجاب) میں اہلسنّت و غیر مقلدین ناریہ وسماجی آریہ کے درمیان ہوا۔ اہلسنّت کیطرف سے شیر بیشۂ سُنّت مظہر اعلیحضرت مجاہد اسلام و سُنیت مناظر اعظم ہند حضرت علّامہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ مناظر تھے اور آریوں و غیر مقلدین کیطرف سے کئی کئی مناظر تھے۔ اس مناظرہ میں اہلسنّت کو فتح پر فتح اور غیر مقلدین و آریہ کو شکست پر شکست ہوئی۔ اہل باطل کے منھ کالے ہوئے اہلسنّت کے رُخ اُجالے ہوئے پوری تفصیل درج ہے

ناشر: عطاء الحشمت حشمتی مدرس دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت (شریف)

عرضِ ناشر

عرصہ دراز سے اس بات کی تمنا تھی کہ اپنے آقا حضور سرکار شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیحضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ کا عظیم اور بے بہا کارنامہ دنیا کے سامنے پیش کروں مگر من آنم کہ من دانم حالات قدم روک دیتے تھے کہ اتنا اہم کام اور تمہارے جیسا بے بضاعت انسان کر سکے غیر ممکن ہے۔ تمنائیں مچلتی ہی رہتی تھیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا اور تنگ اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا تھا۔ ایک دن وہ آیا کہ امیدوں کی کلیاں کھلتی ہوئی نظر آئیں میرے سرکار نے اپنے کرم سے حوصلہ افزائی فرمائی اور اس تمنا کی تکمیل کیلئے بشارت دی میں نے انھیں کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے اور انھیں کی نظرِ عنایت کو مشعلِ راہ بنا کر اس عظیم کارنامے کو رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ میں شروع کر دیا خدا کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس بے نیاز نے میرے مرشد کے صدقے میں بے مثال کامیابی عطا فرمائی، میں اس کامیابی کا شکر نہیں ادا کر سکتا۔

مناظرِ اعظم ہند کا عظیم الشان مناظرہ جو سنبھل ضلع مراد آباد میں ۱۳۴۷ھ کو وہابیہ دیوبندیہ کے مایۂ ناز اور منظورِ نظر یعنی مولوی منظور سنبھلی سے حضور کے علمِ غیب کے بارے میں ہوا۔ صدہا مولوی دیوبندیوں کے ہوتے ہوئے شیرِ رضا کا ایک حملہ بھی برداشت نہ کر سکے ڈیڑھ سو سوالات قابرزج تک وہابیت کی گردن پر اور قیامت تک بار بنکر لٹکے ہی رہیں گے ایسا عجیب و غریب مناظرہ کہ سوال پڑھ کر انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ اس کا جواب کیا ہو سکتا ہے اس تعجب خیز سوال کا چند ساعت میں ایسا مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ لوگ بیساختہ پکار اٹھے کہ زبان تو شیر بیشۂ سنت کی بول رہی تھی مگر جواب اعلیحضرت عطا فرما رہے تھے۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

بفضلہ تعالیٰ مناظرہ سنبھل کی مکمل روداد طبع ہو کر آپ حضرات کے سامنے آگئی عوام و خواص

میں بہت مقبول ہوئی جیسا کہ لوگوں کے تاثرات سے ظاہر ہے۔ زیادہ اس بارے میں نہیں کہنا چاہتا آپ پڑھکر دیکھیں اندازہ ہو جائے گا۔ دوسرا مناظرہ جو ملتان پاکستان میں ۱۳۵۳ھ کو اپنے زمانے کا بیوفا ابو الوفا شاہجہانپوری سے اشرفعلی کی ملعون و ناپاک عبارت جس سے اس نے حضور کے علم پاک کو جانوروں وغیرہ سے تشبیہ دی تھی اور اعلٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض جاہلانہ کیا تھا۔ شیر اہلسنت نے چند منٹ میں اسکو ایسا ساکت کر دیا کہ اسکی ساری قابلیت ملتان شریف میں برہنہ ہو کر عوام کے سامنے آگئی ایسی رسوائی ہوئی جس کا دھبہ ابھی تک وہابیت کی پیشانی سے نہیں مٹا ہے۔ ملتان کے مناظرہ کی روداد بھی بحمدہ تعالیٰ طبع ہو کر بیحد مقبول ہو چکی ہے۔ اگر ابھی تک ان دونوں مناظروں کی روداد کسی وجہ سے نہ پہونچی ہو تو آج ہی طلب کر کے اپنی معلومات میں اضافہ فرمائیے۔

اور اب ہم جس حیرت انگیز مناظرہ کو پیش کرنیکی سعادت حاصل کر رہے ہیں وہ ایسا مناظرہ نہیں ہے کہ جسکی خوبیاں چند صفحات یا چند اوراق پر تحریر ہو سکیں بلکہ اسکی وضاحت کے لئے بہت ہی زیادہ علم اور وقت درکار ہے۔ لہٰذا میں اس بارے میں آپ ہی حضرات کو فیصل بنا رہا ہوں اسکی خوبیوں سے پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں یہ اس زمانہ کا مناظرہ ہے جب مسلمانوں کو مشرک بنانے کی تحریک چلائی گئی تھی اور مسلمان اس جال میں پھنس رہے تھے۔ بالخصوص پنجاب کا علاقہ بہت ہی زیادہ گھر چکا تھا۔ فیروزپور کے چند سنی بریلی شریف اس نازک مرحلہ کو لیکر آئے۔

امام اہلسنت مجدد دین وملت پاسبان شریعت محافظ ناموس رسالت شیخ الاسلام والمسلمین اعلٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے روحانی فرزند کو اپنی حیات طیبہ ہی میں وہ علم سینہ عطا فرمایا تھا جسکی مثال وہ اپنے آپ ہی تھے۔ ولد مرافق اور ابو الفتح کا مبارک لقب بھی اسی بات کی ہر جگہ شہادت دے رہا تھا، ہر جگہ فتح و کامرانی نے قدم چومے۔ اس وقت آپ بحیثیت مفتی منظر اسلام میں مقرر تھے۔ حجۃ الاسلام کے نور نظر نے غیر مقلدوں کے چھکے چھڑا دیئے اور پرچم اسلام کفرستان میں بلند فرما دیا۔ یہ ... ن مناظرہ کی روداد ہے

جیسے آپ دیکھ رہے ہیں۔

ہم اپنے محسنین کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتے ہیں اس مشکل کام کو جہاں میرے سیدنا شیر بیشۂ سنت نے آسان فرمایا وہیں انھیں کے چاہنے والے اور ہمارے محترم برادر دینی کرم فرما جناب محمد زماں خاں صاحب حشمتی زیدت عنایتہم پرتاب گڑھی نے اپنے تعاون سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں کوئی کسر نہ رکھی ساتھ ہی ساتھ اور مشکلات میں ہر وقت کے ساتھی، پیکر خلوص و محبت سراپا لطف و کرم ہمدرد سُنّیت ناشر مسلک رضویت برادر دینی جناب محمد حیدر خاں صاحب نوری پیلی بھیتی نے ہر طرح کا تعاون فرما کر ہمارے ہر کام میں پیش پیش رہے اور دشواریوں کو حتی الامکان آسان بنانیکی پوری کوشش کی اور ہمارے برادر طریقت مولانا عرفان الحق صاحب حشمتی سنبھلی نے رہبری فرمائی جسکی بنا پر آج ہم آپ کے سامنے اس سعی کو پیش کر سکے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ آپ حضرات ان مخلصین و محبین کیلئے دعا فرمائیں مولیٰ تعالیٰ اپنے پیاروں کے صدقے میں ان کے کاروبار اور ایمان و عمل میں بے شمار ترقیاں عطا فرمائے مسلک اعلیٰحضرت پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے آمین آمین۔

اگر آپنے ہمارا ساتھ دیا تو انشاء اللہ ایسی نادر و نایاب کتابیں دیکھیں گے جس کا انتظار دنیائے سُنّیت کو بہت دنوں سے ہے آپ ان کتابوں کو خریدیں، اپنے گھر کی زینت بنائیں تاکہ آپکی آنیوالی نسلیں بھی آپ ہی کے طریقے پر چلیں۔ یہی کتابیں آپ کے ایمان کی حفاظت کرینگی۔

والسلام

سگ بارگاہ مظہر اعلیٰحضرت

عطاء الحشمت حشمتی

خادم دار العلوم حشمت الرضا

حشمت نگر پیلی بھیت شریف

۲۵ ربیع الآخر شریف ۱۴۰۶ھ

۷۸۶
۹۲

شاید کہ ترے دل میں اُتر جائے مری بات

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ حبیبہ الکریم ۔ میں ضرورت تو نہیں سمجھتا تھا کہ منظرِ عام پر آؤں اتفاقاً محبّی قاری عطاء الحشمت حشمتی نے مناظرۂ پنجاب (فیروزپور) میں عرض ناشر کے عنوان سے ایک مضمون کتابت کے وقت مجھے پڑھنے کو دیا۔ اسے پڑھکر میں نے کہا کہ آپ کو میرا نام نہیں لکھنا چاہیئے تھا اور سوچا کہ اسے کٹوا دوں لیکن بعد میں فیصلہ کیا کسی نے جو کچھ بھی لکھا اُسے کٹوا کر نہیں بلکہ جواب میں کچھ لکھ کر ہی سمجھایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہوئی جو مجھے کچھ لکھنا پڑا۔

یہ تو ناشر کی خوش فہمی ہے جو کچھ انھوں نے سمجھا لکھا۔ لیکن میرا اصل مقصد اپنے مرشد برحق حضور شیر بیشۂ سُنّت مظہر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے جلیلہ جو آپ نے دین کی خدمات میں انجام دیئے، اُسکی اشاعت ہی ہے۔ اس کام کیلئے قاری عطاء الحشمت صاحب حشمتی ہی اُس وقت مجھے ملے۔ اور اس معاملے کو میں نے مرشد برحق کی طرف سے اشارہ ہی سمجھا۔

افسوس اس بات کا ہے کہ آج تک مرشد برحق کی سوانح حیات اور اُن کی زندگی کے بارے میں ابھی تک کوئی کتاب منظرِ عام پر نہیں آئی۔ شاذ و نادر حضرت کے مناظروں کی کتابیں کہیں کہیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ میری گزارش اُن حضرات سے ہے جنہوں نے حضرت کے ساتھ بیشتر وقت گزارا یا اکثر جلسوں اور مناظروں میں شریک رہے اُن حضرات کو اب تساہلی نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ محض تساہلی اور دین کیطرف سے لاپرواہی کا ہی نتیجہ ہے جو ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ اور ایسے حالات میں ابھی ہمیں ہوش نہیں آ رہا ہے۔ حالانکہ مُرشد برحق نے اپنی زندگی کو دین کے لئے وقف فرما دیا تھا۔

لفظ ہوش سے شاید کچھ حضرات کو تشویش ہوئی ہو، اس لئے اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھنا یہی وہ بات ہے جسکے لئے میرے مرشد نے اپنی زندگی وقف فرمائی تھی اور ہمیشہ اسی بات کی تبلیغ و تلقین فرمائی۔ جن حضرات نے

باطل کو ہی حق سمجھ رکھا ہے۔ اُن کے لئے خدا سے میری دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اُنھیں ہدایت دے۔ آمین

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ میرے مرشد حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناظروں کی روداد جو ہندوپاک اور برما کے متعدد شہروں سے متعلق ہیں پڑھیں حق کو حق اور باطل کو باطل ہی سمجھیں۔ میری خدا سے یہی دعا ہے کہ ہر ایمان والے کا خاتمہ ایمان پر کرے اور ہر بے ایمان کو ایمان لانے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

بات کو طول نہ دے کر گزارش ہے کہ اس دورِ پرفتن میں سیدنا امام اہلسنت اعلیحضرت امام بریلوی اور میرے مرشد سیدنا حضور شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیحضرت و حضور مفتیٔ اعظم ہند رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک آئیے۔ ان پاک ہستیوں کے نزدیک آنے کا طریقہ یہی ہے کہ ان حضرات کی کتابیں اور مناظرے کی رودادیں پڑھیں اور اپنے نزدیکی حضرات تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ سنیت کی تبلیغ اور توسیع کا یہی راستہ ہے اور یہی میرا مقصد ہے اور آپ بھی اپنی اس فانی دنیا کی زندگی کے صحیح مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔

محمد زماں خاں حشمتی

موضع اگھیا۔ ڈاکخانہ کنڈہ ضلع پرتاپ گڑھ

مقیم حال حشمت نگر محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

(یو۔ پی)

۲۶ ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۸۶ء

شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت ناصر الاسلام والمسلمین امام المناظرین معراج الواعظین
مفتی شاہ الحاج ابوالفتح عبیدالرضا علامۂ دہر

مولنا حشمت علی خاں صاحب

قبلہ قادری برکاتی رضوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہم کی بارگاہ اقدس میں مجھ جیسا کم علم وبے بضاعت کیا لکھ سکتا ہے۔ بام شیر بیشۂ سنیت تک تو میری رسائی بھی نہیں، جس نے دس برس کی عمر شریف میں قرآن مقدس حفظ کیا اور بارہ برس کی عمر میں قرأت کی سند بروایت حفص حاصل کی اور تیرہ برس کی عمر میں سند قرأت سبعہ اور چودھویں سال سند عشرہ حاصل فرمائی اور ۱۳۳۸ھ میں حضور پر نور اعلیحضرت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اس کے بعد مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں سابقہ طلبہ ومدرسین سے کفریات دیوبندیہ پر گفتگوئیں ہونے لگیں اور سارے کے سارے آپ سے لاجواب ہوتے رہے۔ مگر روزانہ چھیڑ چھاڑ رہنے لگی۔ مدرسین اسباق کے اوقات آپ کو دیوبندی بنانے میں گزارنے لگے تو ۱۳۳۷ھ میں آپ سرکار اعلیحضرت کی بارگاہ اقدس میں آئے۔ مدرسہ منظر اسلام میں داخلہ ہوا اور تعلیم جاری ہوئی۔ اکثر وقت آپ اعلیحضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر رہ کر قلب کو معمور کرتے۔ حضور اعلیحضرت نے نگاہ اولیں میں ہی وہ جوہر درخشاں پہچان لیا۔ لہٰذا اس قدر اور اس طرح آپ پر افاضۂ فیض فرمایا کہ دم کے دم میں مس کو کیمیا اور پتھر کو پارس بنادیا کیوں نہ جیسا کہ علامہ رومی صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیا

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

غرض کہ امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی صحبت پاک نے آن کی آن میں عروج وارتقا کی ان منزلوں تک پہونچا دیا جہاں پہونچنے کیلئے نہ جانے کتنی دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور آپ کے مرشد برحق نے آپ کو اس بلند وبالا مقام پر پہونچا دیا کہ دنیا نے بیک زبان

ہو کر مظہر اعلیٰحضرت کہکر پکارا۔ آپ کی رفعت و عظمت کا اندازہ لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ جو اعلیٰحضرت کا روحانی فرزند ہو اس کے مقام رفیع کو سمجھنے کیلئے اہل نظر ہونا چاہیئے۔

اعلیٰحضرت نے جنہیں روحانی بیٹا کرلیا
وہ فیوضات رضا ہیں حضرت حشمت علی
ہیں مرافق جس وَلَد کے حضرت احمد رضا
وہ ہمارے رہنما ہیں حضرت حشمت علی
خلد میں داخل ہوا رضواں نے کہا جاکر انھیں
عبد عبد المصطفےٰ ہیں حضرت حشمت علی

اگر ان کی بلند و بالا عظمت و رفعت کا پتہ لگانا ہی چاہتے ہو تو آؤ اپنی نظر سے نہیں بلکہ جو دنیائے سنیت میں محترم ہیں اور ایک اہم مقام رکھتے ہیں جن کا کوئی ثانی نہیں آپ ایسے انکی نظر پاک سے رابطہ ثانی الشیخ الحاج شیر بیشۂ سنت مناظر اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مقام کا پتہ لگائیں جو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی بارگاہ اقدس سے خصوصیت کے ساتھ انھیں کو عطا کیا گیا تھا۔ ان کے بعد اس مقام پر دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں مگر وہ مقام تو کسی اور نے ہی عطا کیا تھا جسکو اپنے ساتھ لے گئے اور بارہا فرمایا کہ مجھکو میرے اعلیٰحضرت نے کیا دیا کوئی لینے والا نہیں۔

دنیائے سنیت کے ایک عظیم رہنما جنکی ہر ہر ادا اگر کرامت سے تعبیر کی جائے تو بیجا نہ ہوگا جس نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ تحفظ شریعت اور مسلک اعلیٰحضرت کی نشر و اشاعت کیلئے وقف کر دیا تھا زندگی کے آخری وقت میں بھی شریعت کی پوری پوری پابندی کا لحاظ فرماتے ہوئے دنیا کو شریعت پر ہر وقت قائم رہنے کا درس دیا۔ اسی بنا پر دنیا نے متفق ہو کر مفتئ اعظم کے نام سے یاد کیا۔ ۲۲ر صفر مظفر ۱۳۸۰ھ کو حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس چہلم کے موقع پر تاجدار اہلسنت شاہزادہ اعلیٰحضرت سید العارفین سند المحققین زینت بزم رضویت فخر زمین و زمن حضور سیدی سرکار مفتئ اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قدسیہ رضویہ بریلی شریف، بیلی بھیت شریف

تشریف لائے۔ برادر دینی مخلص طریقت خلیفہ و معتمد حضور مفتی اعظم ہند جناب حافظ محمد عمران صاحب مصطفوی دامت فیوضہم المبارکہ کی گزارش پر تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادۂ اکبر پیر طریقت واقف رموز شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم المبارکہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ حشمتیہ پیلی بھیت شریف کو قلمی خلافت نامہ میں حضرت نے اپنے دست اقدس سے حضرت شیر بیشۂ سنت کے بارے میں تحریر فرمایا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:

اسد الملۃ ناصر اھل السنۃ کاسر البدعۃ شیر بیشۂ سنت
شیر ملت اہلسنت کے مددگار بدعت کے مٹانے والے شیر بیشۂ سنت

مظہر اعلیٰحضرت ناشر احکام الشریعۃ الغراء والطریقۃ البیضا حضرت
مظہر اعلیٰحضرت چمکدار شریعت اور روشن طریقت کے پھیلانے والے حضرت

مولٰنا ذی الفضل الجلی المولوی حشمت علی القادری الرضوی رضی اللہ عنا وعنہ
مولٰنا روشن کمال والے خدا والے حشمت علی قادری رضوی راضی ہو ہم سے اور ان سے اللہ تعالیٰ

پاسبان ملت خطیب مشرق علامہ نظامی صاحب قبلہ نے حضرت شیر بیشۂ سنت کے وصال پر ملال پر شیخ ملت نمبر نکالنے کا اعلان کیا تھا۔ اسی موقع پر دنیائے سنیت کے رہنما و خانوادۂ سمنان کی ایک عظیم المرتبت شخصیت جسکی مثال پیش کرنا ناممکن ہے۔ حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامہ نظامی صاحب قبلہ کے نام ایک مکتوب میں اپنے خیالات کا اسطرح اظہار فرمایا ہے
مولٰنا الاعز وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ'

آپ ایک کارڈ پر حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولٰنا شاہ حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کے حالات زندگی سے متعلق میرے تاثرات کو قلمبند کرانا چاہتے ہیں یعنی دریا کو کوزہ میں بند کرانا چاہتے ہیں حالانکہ آپ خود جانتے ہیں کہ حضرت کے علم و فضل کا اعتراف ہمیشہ دل سے اور آج زبان پر ان کے سب سے زیادہ معاند بھی کر رہے ہیں۔ "والفضل ما شہدت بہ الاعداء" ۔ ان کا حسن اخلاق اپنے بڑوں کا ہی نہیں بلکہ اپنے چھوٹوں کا ادب ہر سنی صحیح العقیدہ سے ان کا کریمانہ

برتاؤ آج جمہوریت اسلامیہ کیلئے منارہ ہدایت ہے اُن کا تقویٰ اور اتباع سنّت کا جذبہ پوری زندگی پر چھایا ہوا تھا ان کا کامیاب احقاق حق اور ابطال باطل کون ہے جو نہیں جانتا عیسائیوں کے جبڑے چیر دیئے' آریوں کے چھکے چھڑا دیئے' مگر دیوبندیوں میں مشہور ہے کہ ان کو موت کے گھاٹ اتار دیئے اور مولانا کا دوسرا پہلو ہے کہ آنکو محسن کشوں سے بڑا ساتھ پڑتا رہا۔ مگر یہ صلابت ایمانی کا جبل شامخ اور صبر و رضا کا کوہ گراں کبھی نہ اس سے گھبرایا اور سلف صالحین کا اسوۂ حسنہ بنا رہا غرض سے

خدا جانے کہ کتنی خوبیاں تھیں پاک ہستی میں

——— فقیر ابوالمحامد **سید محمد** غفرلہٗ اشرفی جیلانی

۹۲ - ۸۶ء

حضرت زبدۃ المشائخ مرشد طریقت حضرت مولنا شاہ سید **محمد مختار اشرف** صاحب قبلہ اشرفی کچھوچھوی دام ظلہم العالی کا

حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت مظہر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال مبارک پر حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی دامت فیوضہم کے نام ایک حقیقت افروز

عظیم الشان مکتوب

مولنا الاعز زیدت مدارجکم وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ طالب خیر بخیر ہے۔

آپ حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کو شائع کرنے والے ہیں میں اس پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ مولنا علیہ الرحمۃ کے بارے میں میرے تاثرات پوچھ رہے ہیں بھلا بتلائیے کہ وہ شیر حق جس کا ایمان باللہ و بالرسول (جل جلالہٗ وعلیہ وعلی الہ وصحبہ الصلاۃ والسلام) رکارڈ بن گیا ہے جو رسول پاک (علیہ الصلاۃ والسلام) کی تعظیم و محبت میں مطعون رہا ہے۔ جو باطل شکنی اور احقاق حق میں اپنی آپ ہی مثال ہے۔ جسکی ایک گرج نے باطل کے قلعے اُلٹ

دیئے ہیں۔ جنکی زندگی کی ہر ہر ادا میں اتباع سنت کا غلبہ رہا ہے۔ مشایخ اور سادات اور اساتذہ کے ادب میں جو آپ ہی اپنی مثال ہے وہ عالم فقیہ مناظر ثقہ عدل وتقویٰ اور خشیت ربانیہ کا مجموعہ رہا ہے۔ جس کے سر پر دیکھنے والوں نے دست غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ دیکھا ہے۔ جس نے امر دین میں کبھی مزاحمت گوارہ نہ کی جس کے ایمان کو بھری تجوریوں سے بھی خریدا نہ جاسکا جو اعلان حق میں ہر لومۃ لائم سے ہمیشہ بے نیاز رہا جو صرف اللہ سے ڈرا اور کسی باطل قلم کے نوک یا باطل تلوار کی دھار نے دبانے میں کبھی کامیابی حاصل نہ کی اس کے بارے میں میرے تاثرات وہی ہیں جو ہر سنی صحیح العقیدہ کے ہیں اور جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جوان سے واقف ہو کر ان کے عقیدے کے موافق ہے وہی صحیح معنی میں سنی ہے۔ صحیح الایمان ہے اور ان سے واقف ہو کر ان کا بدگو ہو وہ یقیناً بدمذہب بے دین ہے جس کا مقام اتنا اونچا ہو کہ آج جس کا علم وعمل مقام استدلال میں لایا جاسکے ان کے بارے میں اسکے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ ساری سنی دنیا ان کا ماتمی ہے اور انکے فیوض و برکات کیلئے تڑپ رہی ہے۔ اعلی اللہ مقامہ ونور اللہ مثواہ وقبرہ۔ فقط

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین بقلم خود
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

استاذ العلماء اکمل الفضلاء رازدار شریعت پیر طریقت حافظ ملت

حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ عبد العزیز صاحب قبلہ مرادآبادی

(علیہ الرحمۃ والرضوان) بانی سنی عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا کاشف حقیقت

گرامی نامہ بنام

علامہ نظامی صاحب قبلہ

(بوقت رحلت حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۹۲ـ ۸۲ء

محب محترم جناب مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی زید مجدکم وعلیکم السلام ورحمۃ۔

خط بلا جس میں حضرت شیر بیشۂ سُنّت علیہ الرحمۃ کی وفات پر تاثرات طلب کئے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک کیف ہے جس کیلئے الفاظ نہیں۔ حضرت موصوف کی رحلت کا قلب پر جو اثر ہے زبان و قلم اس کی ترجمانی سے قاصر ہیں تاہم چند الفاظ سپرد قلم ہیں۔ حامیٔ سُنّت ماحی بدعت سر شکن نجدیت سلطان المقررین امام المناظرین شہید ملت حضرت شیر بیشۂ سُنّت الحاج مولنا شاہ ابوالفتح محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی رحلت وہ سانحۂ عظیمہ ہے جس نے دنیائے سُنّیت میں صف ماتم قائم کر دی ہے۔ آپ کی وفات اہلسنّت پر کوہ الم سے کم نہیں۔ آپ کا داغ مفارقت قلب و جگر پر ہمیشہ باقی رہنے والا زخم کاری ہے آپ کی جدائی سے بڑا خلا محسوس ہو رہا ہے۔ دنیا سوگوار نظر آتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون العین تدمع والقلب یحزن وما نقول الا ما یرضی بہ ربنا۔ آپکی شخصیت دنیائے اسلام میں محتاج تعارف نہیں آپکی شخصیت صرف آل انڈیا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی شان امتیاز رکھتی تھی جس نے گورستان وہابیت میں سناٹا کر دیا۔ گلستان دیوبندیت تاراج کر دیا نجدی قلعوں میں زلزلہ ڈال دیا۔ بڑے بڑے دیوبندی سورماؤں کو آپ سے مقابلے کی تاب نہ تھی۔ نجد کے بڑے بڑے وفادار اور منظور نظر اس شیر سنت کے نام سے کانپتے لرزتے تھے مجدد کی شخصیت کا خواب دیکھنے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ اس شیر سنت نے جس طرف رُخ کر دیا حق و صداقت کے ڈنکے بجا دیئے۔ باطل کے پرخچے اڑا دیئے۔ حضرت ممدوح نے وہ نمایاں شاندار دینی خدمات انجام دیں جو رہتی دنیا تک آپ کی زریں یادگار رہے گی۔ میدان تبلیغ و مناظرہ میں آپ خود ہی اپنی مثال تھے۔ پوری زندگی مجاہدانہ مخلصانہ دینی خدمات میں گزاری۔ فجزاھم اللہ تعالٰی خیر الجزاء مولٰی تعالٰی حضرت موصوف علیہ الرحمہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آپ کے فرزندوں عزیزوں اور جملہ متوسلین و معتقدین کو صبر جمیل و اجر جزیل مرحمت فرمائے آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

غم نصیب **عبدالعزیز عفی عنہ**

۱

۷۸۶
۹۲

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

سوانح امام اہلسنت مجدد دین وملت

چکیدۂ قلم حق رقم حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰحضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر قرن ہر زمانے میں حضرات علمائے اہلسنت دامت برکاتہم القدسیہ وہابیہ ملاعنہ کے عقائد کفر وضلال پر برابر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی علیہ ما علیہ کے وقت ہی سے شرعی رد وطرد فرماتے رہے لیکن دیوبندی ملعونوں کے کفر وارتداد پر مکۂ معظمہ ومدینہ طیبہ کی مہریں لانے کا کام رہ گیا تھا۔ دین پاک کی یہ مبارک خدمت تقسیم ازل میں حضور پرنور امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت محی سنت طاہرہ صاحب حجت قاہرہ آیۃٌ من آیات اللہ الزاہرہ معجزۃٌ من المعجزات المصطفویۃ الباہرہ مرشد برحق سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ مولٰنا مولوی مفتی حاجی قاری شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک تقدیر میں لکھدی گئی تھی۔

حضور پرنور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس زندگی کے مبارک کارناموں پر ایک نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ خدائے پاک جل جلالہٗ نے اپنے اس خاص بندے کو اپنے دین پاک کی حمایت ہی کیلئے پیدا فرمایا تھا۔ دین اسلام کی تجدید وتبلیغ اور سنیت کی حفاظت وحمایت ونصرت ہی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی تھی۔ حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاک مبارک دین اسلام کی تجدید کے فرض منصبی کو جس خوبی سے ادا فرمایا وہ آج حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات مبارکہ سے ظاہر ہے جنکی تعداد بفضلہٖ تعالیٰ ایک ہزار سے بھی بہت زائد ہے۔ سنت نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کے ایسے متبع کہ بڑے بڑے زبردست علمائے اہلسنت کی باریک بین ودوررس نگاہوں میں بھی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افعال واقوال واحوال غرض اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کھانے پینے سونے جاگنے وغیرہ کسی بات میں کوئی ادا سنت

مصطفٰے علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والثنا کے خلاف دکھائی نہ دی۔ فضل وکمال کے ساتھ ہر ایک علم میں خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنے دینِ متین کے اِس مجدّد کو وہ بلند مرتبہ عطا فرمایا جسکے سامنے عرب وعجم وحِلّ وحرم کے اکابر علما وافاضل فقہا نے سر جھکا دیئے ابھی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف تیرہ ۱۳ ہی برس کی ہوئی تھی کہ اسی سِن میں علم حدیث علم تفسیر علم فقہ علم اصول وغیرہا جملہ علوم دینیہ کامل طور پر حاصل کر کے دارالافتائے بریلی شریف میں مسند افتا پر تُو نے چودہ برس کی ننھی سی عمر میں جلوہ گر ہوگئے۔ اس وقت سے سواچون برس کی طویل مدت میں کوئی گھڑی ایسی نظر نہیں آتی جو دین پاک کی خدمت سے خالی گزری ہو۔

تدقیقات فقہیہ وتحقیقات حدیثیہ اس بلند پایے کی تھیں کہ میں نے خود دیکھا کہ میرے وہابی استادوں کے سامنے جب فقہ یا حدیث کا کوئی نا منقح مشکل مسئلہ آجاتا تو حضور پر نور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل مبارکہ کی طرف رجوع کر کے انھیں میں دیکھ دیکھ کر اپنی مشکلات آسان کرتے۔ میری بدنصیبی کہ میں بھی اس وقت دیوبندی وہابیوں میں رہ کر وہابی گروگھنٹالوں گنگوہی نانوتوی انبیٹھی تھانوی کا معتقد ہوگیا تھا اور حضور پر نور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت وعظمت میرے دل میں قطعًا نہ تھی۔ مجھے میرے خبیث استادوں نے یہ ذہن نشین کرادیا تھا کہ گنگوہی ونانوتوی وانبیٹھی وتھانوی یہ چاروں خبثا تو پیشوایان اہل اسلام ہیں اور حضور اعلیٰحضرت قبلہ محض براہ بغض وحسد ان چاروں کو اور ان چاروں کے مریدین ومعتقدین کو کافر ومرتد کہتے ہیں۔ والعیاذ باللہ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ۔ ان طواغیتِ اربعۂ دیوبندیت قاسم نانوتوی ورشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی واشرفعلی تھانوی کے اقوالِ کفریۂ قطعیۂ یقینیہ کی مجھے میرے وہابی استادوں نے مطلقًا خبر نہ دی تھی۔ بہرحال وہ ملایان دیوبندیہ اکثر وبیشتر حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے مدد لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے اپنے اُن خبیث اساتذہ لعنہم اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ لوگوں کے کہنے کے مطابق تو یہ شخص بدعتیوں کا سردار ہے اور دیوبندی عالموں کو کافر کہتا ہے اور اپنے مریدوں کے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا پھر آپ لوگ ایسے شخص کی کتابیں کس لئے دیکھتے ہیں تو ان بے ایمانوں نے جواب دیا کہ اس شخص میں صرف اتنا ہی عیب ہے کہ ہمارے اکابر کو کافر کہتا ہے ورنہ فقہ وحدیث وغیرہا تمام علوم دینیہ میں ہندوستان بھر کے اندر اسکے برابر اور اسکے جوڑ کا کوئی شخص نہیں۔ ہم لوگ اگرچہ اس شخص کے مخالف ہیں پھر بھی اس شخص کے علمی دلائل وتحقیقات کے محتاج ہیں۔ اور ایک ان ملعونوں ہی کیطرف کیا دیکھئے وہ حضرات جو اپنے زمانے کے استاذ العلما کہلاتے ہیں اپنے عصر کے صدر الشریعہ [illegible] ہیں وہ لوگ جنکو محدث اعظم ہند وصدر الافاضل [illegible] نیز وہ اکابر

واعاظم علمائے اہلسنت دامت برکاتہم جو بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مرجع اہلسنت بنے ہوئے ہیں وہ جتنے تلامذہ بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کذلیف علیٰ علما کے مصداق ہیں یہ تمام حضرات بھی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ ہمیشہ دیکھتے ہیں اور اپنے اپنے ظرف کے لائق اُن سے علمی و روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے رہتے ہیں ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ساری مبارک زندگی اسلام وسنیت کے احیاء نصرت وتجدید وحمایت پر قربان کردی اور ہر طرح کفار ومرتدین ومشرکین ومبتدعین کیطرف سے ہونے والے حملوں کے دندان شکن رد فرمادیئے۔ یقیناً حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدائے پاک جل جلالہٗ کے اُن پاک و مبارک بندوں میں ہیں جن کا فیض دنیا سے انکے پردہ فرمانے کے بعد بھی خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جاری رکھتے ہیں۔ جن لوگوں کو حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ بابرکات سے اسلام وسُنیت کی طرف سچی ہدایت نصیب ہوئی ہے۔ اُن نفوس قدسیہ کا شمار کرنا یقیناً دشوار ہے پھر جن صاحبوں کو حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے یا حضور کے شاگردوں سے یا حضور کے خلفا سے ہدایت حاصل ہوئی ہے اور حاصل ہو رہی ہے اور حاصل ہوتی رہے گی انکی تعداد کا اندازہ کرنا بھی انسانی طاقت سے خارج ہے فقیر حقیر بھی اپنے خالق عزوجل کیلئے لاکھ حمد وشکر بجا لاتا ہے اور اپنے مالک سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود پڑھتا ہے کہ اس گنہگار سیاہکار غفرلہ العزیز الغفار کو بھی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک کتاب مسمّٰی بنام تاریخی تمہید ایمان بآیاتِ قرآن دیکھنے ہی سے اسلام وسُنیت کی بے بہا دولت عطا ہوئی۔ جس کا ذریعہ و واسطہ میرے لئے خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حضرت شیر بیشۂ سُنت سیف اللہ المسلول مولٰنا شاہ ابوالوقت محمد ہدایت الرسول صاحب قادری ابوالحسینی احمد رضائی لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنایا فالحمد للہ رب العلمین ورنہ میں بھی دیوبندیت کی تاریک کفری گھٹاؤں میں پھنسکر اسلام وسُنیت کے آفتاب عالمتاب کے سچے اصلی حقیقی نور سے بہت دور جا پڑا تھا والعیاذ باللہ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ والحمد للہ الذی ھدانا للاسلام ☆ والصلٰوۃ والسلام ☆ علیٰ مالکنا سید الانام ☆ وآلہ وصحبہ ذوی الاکرام ورضی اللہ عن ھذا الامام ☆ واسکننا معہ فی دار السلام ☆ آمین۔ اور ابھی قیامت تک حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابرکت تصنیفات مقدسہ سے جس قدر لوگ مستفیض ہوکر اسلام وسُنیت کی دولت بے بہا حاصل کرینگے اُن کا حساب تو اللہ تبارک وتعالیٰ پھر اُس کا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی جانتا ہے ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ۔۔ تا نہ بخشد ولی حمد و رضا

حضور اعلٰیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جو محاسن و فضائل بچپن میں ظاہر ہوئے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ذات مبارک کو آپکے بچپن ہی سے حضور رسولِ مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم نے برگزیدہ و مقبول فرمالیا تھا۔ چھ برس کی عمر شریف تھی جبکہ محفل مبارک میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کا میلاد مبارک بیان فرمایا۔ آٹھ برس کے سن میں ہدایۃ النحو پڑھتے تھے اُسی وقت ہدایۃ النحو کی شرح عربی زبان میں لکھ ڈالی۔ اسی زمانے میں خواب دیکھا کہ ایک نہایت عالیشان محل ہے جسکی دربانی حضرت مولٰنا کافی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کر رہے ہیں۔ مولٰنا علیہ الرحمۃ نے حضور اعلٰیحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا۔ یا احمد رضا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ فَادْخُلْ وَزُرْہُ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم۔ یعنی اے احمد رضا بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم اس مکان میں تشریف فرما ہیں تو تم اندر حاضر ہو کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل کرو۔ حضور اعلٰیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مکان میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم اپنی والدہ مشفقہ حضرت سیدتنا آمنہ خاتون رضی اللہ تعالٰی عنہا کی آغوش مبارک میں اپنی شانِ طفل میں تشریف فرما ہیں اور اپنی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا شیر پاک نوش فرما رہے ہیں۔ اپنی سرکار کے غلام خاص کو ملاحظہ فرما کر اپنی والدہ مکرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرماتے ہیں کہ میرا احمد رضا آگیا۔ اعلٰیحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کی سرکار میں صلاۃ و سلام بعد تنظیم و احترام عرض کر کے واپس ہوتے ہیں۔ ڈیوڑھی پر پہنچکر حضرت مولٰنا کافی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے فرماتے ہیں یا کافی اَقَدْ زُرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم یعنی اے کافی بیشک حضور آقائے دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل کیا۔ چھ برس کی عمر میں معلوم کر لیا تھا کہ بغداد شریف کی یہ سمت ہے اس وقت سے دم آخر تک کسی وقت بھی اس جانب کو پاؤں نہیں پھیلائے۔ فقیر حقیر غفرلہٗ ربہ القدیر کی نظروں کا دیکھا ہوا یہ واقعہ ہے کہ ایک صاحب کا عریضہ حضور اعلٰیحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں آیا اس کو پڑھ کر سنانے کا مجھ گنہگار گدائے کوئے رضوی کو حکم ہوا اُن صاحب نے القاب میں حضور اعلٰیحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حافظ بھی لکھ دیا تھا۔ اس کو سن کر چشمان مبارک میں آنسو بھر آئے اور فرمانے لگے کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرا حشر ان لوگوں

میں نہ ہو جنکے حق میں قرآن عظیم فرماتا ہے یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا یعنی جب ان لوگوں کی تعریف میں ایسی خوبیاں بیان کیجاتی ہیں جو انکے اندر نہیں تو وہ لوگ اپنی ایسی تعریف کو پسند کرتے ہیں۔ یہ واقعہ ۲۹ شعبان ۱۳۲۳ھ کو ہوا تھا۔ دوسرے ہی دن سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع فرما دیا ہر روز ایک پارہ حفظ کر کے تراویح میں سُنا دیتے۔ یہانتک کہ رمضان شریف کی ستائیسویں تاریخ کو مغرب سے پہلے حفظ قرآن شریف پورا کرلیا اور صرف ایک مہینے کی مدت میں حافظ ہو گئے اور رمضان مبارک کی انتیسویں شب کو تراویح میں قرآن عظیم تلاوت کر کے ختم کر دیا۔ بڑی خوبی تو یہ تھی کہ ہر روز ایک پارہ زبانی حفظ کر لینے کے باوجود مختلف فتاویٰ مبارکہ لکھنے مسائل شریعت و احکام خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی تعلیم فرماتے اور وقت پر مسند نشین ہدایت و ارشاد ہو کر اللہ عزوجل اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے فرامین مقدسہ سنانے وغیرہ روزانہ کے مشاغل دینیہ میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں پڑا۔ علوم مروجہ درسیہ جنکو سند یافتہ علما حاصل کرتے ہیں ان کا تو پوچھنا ہی کیا۔ وہ علوم غریبہ و فنونِ عجیبہ جنکو علمائے زمانہ کانوں سے سُنا بھی نہیں ان علوم و فنونِ نادرہ میں جب کبھی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک قلم اُٹھ گیا ہے، تو تحقیقاتِ رفیعہ و تدقیقاتِ بدیعہ کے دریائے زخار موجیں مارنے لگے ہیں اور ثابت ہو گیا ہے کہ دین اسلام و ملت حقہ کے اس پیارے مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکثرت علوم و فنون کو از سر نو تازہ و زندہ فرما دیا ہے۔ حق بات تو یہ ہے کہ جو ذات قدسی صفات حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی حامد و ممدوح ہو اسکے فضائل باہرہ اور فواضل زاہرہ کما حقہا مجھ جیسے نابکار گنہگار سے کیونکر ممکن ہے۔ اہلسنت تو بحمدہ تعالیٰ حدیث شریف کے فرمان کے مطابق اسلام کے سچے راستے پر ہیں ہی وہ اپنے پیشوائے مذہب اپنے دینی امام کی جسقدر مدح و ثنا کریں تھوڑی ہے۔ لیکن بدمذہب اور بے دین لوگ بھی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل بے مثال اور بے مثل کمال کا اقرار کیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آج دنیا میں مشرکین و کفار مرتدین اشرار گمراہان فجار کا کوئی ایک بھی ایسا فرقہ نہیں جسکے رَد میں حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد تصنیفات مبارکہ نہیں۔ دہریے فلاسفہ آریہ سماجی یہود و نصاریٰ ہنود۔ مجوس قادیانی نیچری وہابی دیوبندی غیر مقلد ندوی رافضی خارجی گاندھوی وغیرہم آج بدینوں کی جس قدر فتنہ گر پارٹیاں ہیں اُن سب کے خود ساختہ اصول اور باطل اعتقادات کو خود انھیں کے مسلمات اُنھیں کے گڑھے ہوئے قواعد سے اس طرح توڑ پھوڑ کر انکے دھوئیں بکھیر دیئے ہیں کہ تماشہ د

تفحص کے بعد ان کا کوئی ایک ذرہ سلامت نہیں مل سکتا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ معاذ اللہ قیامت تک جس قدر باطل فرقے خدا نہ کرے نئے پیدا ہوں تو ان سب مردود و ملعون فرقوں کے رَدّ و طرد اثبات اور اسلام و سُنّیت کی نصرت و حمایت کیلئے پہلے ہی سے زبردست اصول اور لاجواب قواعد مرتب فرما دئیے ہیں۔ اللہ اکبر! اُنکی قدر تو علم دین رکھنے والے مسلمانان اہلسنت ہی جان سکتے ہیں۔ حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ساری عمر دنیا کو اسی مضمون کا اعلان فرماتے رہے کہ دیکھو ایمان تین چیزوں کا نام ہے ع۱ دنیا بھر کی ہر ایک لائق محبت و مستحقِ تعظیم چیز سے زیادہ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت و تعظیم ع۲ اُنھیں کی رضا کیلئے اُنکے دوستوں سے دوستی و محبت ع۳ انھیں کی خوشی کیلئے انکے دشمنوں سے دشمنی و نفرت۔ اگر ان تینوں باتوں میں سے ایک بات بھی تمہارے دل میں کامل نہیں تو تمہارا ایمان کامل نہیں۔ اور اصل بات بھی یہی ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ انھیں تین فقروں میں حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی کا پورا خلاصہ آگیا تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ حضور امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ساری عمر شریف بھر اپنے مبارک قلم اپنی پاک زبان سے یہی فرماتے رہے یہی لکھتے رہے یہی چھاپ چھاپ کر شائع فرماتے رہے گویا حضور پر نور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام مواعظ مبارکہ جملہ تحریرات قدسیہ جمیع تصنیفات مقدسہ سب کی سب انھیں تین فقروں کی شرح اور تفسیر ہے اور کیوں نہ ہو کہ تمام آیات قرآنیہ کا خلاصہ اور جمیع احادیث نبویہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کا عطر یہی تین باتیں ہیں۔ کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ کے رَدّ میں حضور پر نور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سیکڑوں زبردست رسائل مبارکہ ہیں جو سب کے سب بحمدہ تبارک وتعالیٰ آج تک لاجواب ہیں اور بڑے چھوٹے سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ اُنکے حضور مبہوت و عاجز و لاجواب ہیں وللہ الحمد لیکن اُن تصانیف مبارکہ میں کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین [۱۳] نہایت بلند پایہ عالی شان اور بابرکت تصنیف منیف ہے یہی وہ مقدس فتویٰ ہے جو حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں مرتب فرمایا یہی وہ مقدس کتاب ہے جس میں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے اکابر علماء کرام و اعاظم مفتیان عظام نے حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا سردار اس صدی کا مجدد اور امام لکھا اور بالاتفاق فتوے دیئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ خلیل احمد انبیٹھی۔ اشرف علی تھانوی اپنے اقوال

خبیثہ وعقائدِ کفریہ کے سبب (جو ان خبثا کی تحریرات میں موجود ہیں) بحکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ومرتد ہیں ایسے کہ جو لوگ ان میں سے کسی کے عقیدۂ کفریہ قطعیہ پر یقینی اطلاع رکھتے ہوئے بھی اُس کو مسلمان جانے یا اس کو کافر مرتد نہ مانے یا اُسکے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی شرعاً کافر مرتد ہے والعیاذ باللہ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ۔ جب یہ الہی تلوار محمدی شمشیر آبدار چکتی جگمگاتی ہوئی دیوبندی مرتدوں کے سروں پر چمکی تو اس کی پہلی ہی چمک میں بیدینوں کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اسکے ایک ہی وار میں دیوبندیوں کے جگر پھٹ گئے دل الٹ کفر وارتداد کے سر کٹ گئے خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دشمنوں کے موہنوں میں قہر الہٰی کے پتھر ٹوٹ گئے اہل باطل کے گھر لعنت خداوندی سے پٹ گئے حق وحقانیت کے آفتاب عالمتاب کے جہان افروز جلوے سے کفر وباطل کے کالے کالے بادل پھٹ گئے نور اسلام کے مقابلے سے ارتداد وبیدینی کے اندھیرے ہٹ گئے۔ جہنم میں اپنا گھر بنانے کیلئے بیدینوں کے جھمگھٹ لگ گئے۔ اہل ایمان بڑھے بے ایمان گھٹ گئے وللہ الحمد۔ ایک بار حضرت صدر الافاضل مولٰنا نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ نے خدمت اقدس میں عرض کی کہ حضور کی تصانیف مبارکہ میں وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین وغیرہم مرتدین کا اس قدر درشت گوئی وسخت کلامی کے ساتھ رد ہوا کرتا ہے کہ آجکل جو مدعیانِ تہذیب ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی ان کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں تو گالیاں بھری ہوئی ہیں اور اسطرح وہ حضور کے دلائل وبراہین کو بھی نہیں دیکھتے اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر حضور نرمی وشیریں زبانی وخوش بیانی کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں وغیرہم پر رد فرمائیں تو وہ نئی روشنی والے جو اخلاق وتہذیب کے مدعی ہیں وہ بھی حضور کی مبارک تصانیف کے مطالعے سے مشرف ہوں اور حضور کے لاجواب دلائل اور زبردست براہین دیکھکر ہدایت یاب ہو جائیں۔ صدر الافاضل صاحب مرحوم ومغفور فرماتے ہیں کہ میری اس عرض پر حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ مولٰنا! تمنا تو یہی تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والے خبثا کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے حضور سرکار رسالت علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتحیۃ کی توہینوں تنقیصوں کا سدباب کرتا اب تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں۔ قلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ تو میں قلم سے ان بیدینوں کا سختی وشدت کے ساتھ اس لئے رد کرتا ہوں کہ حضور اقدس

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان رفیع میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنا سخت و شدید رُد سنکر ناگواری ہو۔ انھیں غصہ آئے اور غصہ و غیظ میں مبتلا ہو کر وہ احمد رضا کو گالیاں دینے لگ جائیں اور احمد رضا کے آقا و مولیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان اقدس میں گالیاں بکنا بھول جائیں اور احمد رضا کی احمد رضا کے اب وجد کی عزت و آبرو جو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی عطا فرمائی ہے۔ احمد رضا کے آقا و مولیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیاری عظمت جلیلہ مبارک عزت جمیلہ کیلئے سپر ہو جائے۔ عزت و عظمت سرکار رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیۃ پر اسی قربان نثار ہونے کا ہی صدقہ ہے کہ سرکار مکہ معظمہ و سرکار اعظم مدینہ طیبہ کی حاضری کے موقع پر اسلام کے اس پیارے مجدد سُنیت کے اس پیارے مُحِبّی کو حضور سید نا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہ رفیع وجلیل بے مثیل و بے عدیل عزت و عظمت عطا فرمائی جسکی نظیر دیکھنے سننے میں نہ آئی۔ علوم وافضال و کمالات میں بے مثلی کے ساتھ تقویٰ و طہارت کی دولت جزیلہ و نعمت جلیلہ بھی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکے مالک و مولیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بچپنے سے عطا فرمادی تھی۔ تقریباً جب ساڑھے تین سال کی عمر شریف تھی اس وقت کا واقعہ ہے کہ صرف نیچا کُرتا زیب بدن فرمائے ہوئے دولت کدۂ اقدس میں تشریف لا رہے ہیں سڑک پر ایک بہلی میں کچھ زنان بازاری بیٹھی ہوئی کسی رئیس کی تقریب میں گانے بجانے کیلئے جارہی ہیں۔ ساڑھے تین برس کی ننھی سی عمر والے امام اہلسنت کی نظر پڑتی ہے فوراً اپنے کرتے کا دامن اُٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیتے ہیں وہ بازاری عورتیں ہنستی ہیں کہتی ہیں واہ میاں صاحبزادے! جو چیز کھُلی رکھنے کی تھی وہ تو چھپالی اور جو ڈھکے رہنے کی چیز تھی اس پر سے کُرتا ہٹالیا فوراً برجستہ جواب ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے بھی راستہ آنکھوں ہی سے کھلتا ہے۔

اَلعَظَمَۃُ لِلّٰہِ: یہ بھی حضور اقدس سید المعصومین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ظل اکمل و پرتو اعظم ہونے کی شان ہے۔ حضور اقدس نبیِّ امی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں۔

نوٹ: یہ مضمون حضور شیر بیشۂ سُنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ میں ترجمان اہلسنت میں شائع ہوا تھا۔ اتنا ہی دستیاب ہوا

——— فقط۔ ناشر

حضور پر نور مرشد برحق سید ناسرکار شیر بیشۂ سنت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما
وعلیٰ ذریہ وصحبہ ابد الدھور وکرما

مدد کا وقت ہے اے سید خیر الوریٰ اُٹھئے ٭ ہوا اعدا کا نرغہ اے حبیب کبریا اُٹھئے
ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو ٭ پریشاں حال امت ہے شہ ہر دوسرا اُٹھئے
لگایا آپنے جس پودے کو دست مبارک سے ٭ اسی کو کاٹتے ہیں اشقیا بہر خدا اُٹھئے
وہی گلشن صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا ٭ اجاڑا جا رہا ہے اب تو اے ابر سخا اُٹھئے
تمہارے نام لیوا مشرکوں سے تنگ آئے ہیں ٭ ستم کی تیغ سے کٹتا ہے بندوں کا گلا اُٹھئے
رسول ہاشمی اُٹھئے خبر لیجے غلاموں کی ٭ مسلمانان عالم ہیں بلا میں مبتلا اُٹھئے
کہیں بھی اب مسلمانوں کو آسائش نہیں حاصل ٭ غرض اسلام کی دنیا میں ہے محشر بپا اُٹھئے
بتانِ ہند لوٹے لیتے ہیں ایمان کی دولت ٭ حضور اب دن دہاڑے لٹ رہا ہے قافلہ اُٹھئے
حسینیوں پہ جمعیت یزیدی حملہ آور ہے ٭ مدد فرمائیے اے دافع کرب و بلا اُٹھئے
وہ دین پاک جس پر کربلا میں تم ہوئے قرباں ٭ مٹایا جا رہا ہے اے شہید کربلا اُٹھئے
مسلماں ہو گئے بیدست و پا مظلوم اور بیکس ٭ مدد فرمائیے اے خالد سیف خدا اُٹھئے
وہی اسلام جسکو آپنے تھا زندہ فرمایا ٭ تمہارے سونے سے پھر سو گیا غوث الوریٰ اُٹھئے
ہجوم واشیاں ہے ہر طرف سے اہلسنت پر ٭ عزوم قاتل نشاف سیف کبریا اُٹھئے
تمہیں ہو بادشاہ ہند رحمت ہو غریبوں پر ٭ میرے اجمیری خواجہ اے معین و رہنما اُٹھئے

عبید خستہ کی فریاد سن لو قادری دولھا
خدا کیواسطے یا مرشدی احمد رضا اُٹھئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدس دارالعلوم منظر اسلام و جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ بریلی کی تبلیغی مساعی حمیدہ وہابیہ کی شرمناک شکست، پنجاب میں حمایت اسلام، آریوں کا فاحش فرار

مسلمانو! جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی کے ارکین و علما کی تبلیغ و حمایت اسلام میں جانفشانیاں، سرگرمیاں آپ حضرات پر مخفی نہیں۔ یہ دونوں اُسی سرچشمۂ رضویت سے نکلی ہوئی دو نہریں اور اسی باغبان سُنیت کے لگائے ہوئے دو چمن ہیں جن کے آب شیریں سے پہلے سے قلوب سیراب اور جن کی ایمان افزا شمیموں سے مشام جان معطر ہیں۔ یہ دونوں اپنے آقا و مولیٰ حضور پر نور امام اہلسنت مرشد برحق مجدد دین وملت سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم بقدم گامزن ہیں اور دونوں تبلیغ و اشاعت اسلام و حمایت دین و نکایت مفسدین میں برابر مصروف و سرگرم کار ہیں جہاں جاکر آریوں نے شورش مچائی وہاں دارالعلوم و جماعت کے علما و مبلغین فوراً پہنچ گئے اور باطل کی سرکوبی فرمائی اور جس فتنہ گر نے سر اٹھایا مبارزان اسلام نے فوراً پہنچکر اس کا سر دبا دیا۔ علمائے دارالعلوم و ارکین جماعت نے ابھی بنگال جاکر جو خدمات اسلام انجام دیں جماعت کی بیالیسویں[۴۲] اطلاع سے ظاہر ہیں۔ فیروز پور پنجاب میں آریوں نے رمضان مبارک سنہ ۱۳۴۳ھ سے بہت فتنہ انگیزی برپا کر رکھی تھی اور پنڈت دھرم بھکشو اور ان کے امثال بہت زائد دریدہ دہنی و بدلگامی سے بدزبانی اور اسلام و مسلمین کی سخت سخت توہین کر کر کے مسلمانوں کا دل دُکھا رہے تھے۔ وہاں کے مسلمانوں نے پریشان ہوکر ایک انجمن مسمےٰ بہ **انجمن حنفیہ** زیر سرپرستی حضرت عظیم البرکت سیدی زیب سجادۂ قدسیہ رضویہ امام العلما مولانا مولوی شاہ **محمد حامد رضا خانصاحب** قبلہ بریلوی مدظلہم الاقدس و حضرت قبلہ عالم مولانا مولوی صوفی حافظ سید **جماعت علی شاہ صاحب**

محدث علی پوری دامت برکاتہم قائم کی۔ اللہ عزوجل انجمن حنفیہ کے بانی مبانی جناب مولٰنا احمد مختار صاحب صدیقی رضوی میرٹھی دام مجدہم کو جزائے خیر دے جو پنجاب سے ہندوستان تک اتنے بڑے دور دراز سفر کی تکلیف برداشت فرما کر علمائے اہلسنت کو فیروزپور لے گئے۔ مرادآباد سے حضرت امام المناظرین استاذ العلما جناب مولٰنا مولوی محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مدظلہم العالی قائد مرکز وفود اسلام ورکن اعظم جماعت رضائے مصطفٰے اور جناب مولٰنا مولوی محمد عمر صاحب نعیمی دام مجدہم تشریف لے گئے اور بریلی شریف سے حضرت سجادہ صاحب قبلہ مدظلہم الاقدس نے جناب مولٰنا مولوی حافظ قاری ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم مفتی دارالافتائے دارالعلوم منظر اسلام و مناظر جماعت رضائے مصطفٰے کو بھیجا۔ ۲۳ ذی القعدۃ الحرام روز جمعۂ مبارکہ کو یہ حضرات فیروزپور پہنچے وہاں کے مسلمانوں نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ شاندار استقبال کیا جامع مسجد فیروزپور میں حضرت استاذ العلما مدظلہم العالی نے نماز جمعہ پڑھائی اذان خطبہ موافق سُنّت نبوی وصدیقی و فاروقی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہما و بارک وسلم بیرون مسجد محاذی منبر کہلوائی گئی زائرین ومشتاقان دید کا ہجوم تھا مسجد میں نیچے اوپر کے دونوں درجوں میں آدمی ہی آدمی تھا اور باہر سڑک تک نمازی تھے بعد نماز جمعہ علمائے اسلام تکبیر و درود شریف کے نعروں کے ساتھ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور جلسہ شروع ہوا۔ آریوں نے بھی درخواست کر کے ۱۱ بجے شب سے ۱۲ بجے تک ڈیڑھ دن مناظرہ کیلئے مقرر کرالیئے تھے پہلے ہی دن مناظرہ کے وقت سے پہلے ساڑھے نو بجے شب سے گیارہ بجے تک حضرت استاذ العلما مدظلہم العالی کا بیان مقرر تھا موضوع بیان اسلام اور ویدک دھرم کا مقابلہ تھا۔ حضرت استاذ العلما نے فرمایا مجھے افسوس ہے میں کس طرح اسلام کا ویدک دھرم سے مقابلہ کروں کاش مجھ سے کہا جاتا کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ کا شرائع ابراہیمیہ وموسویہ وعیسویہ علٰی اصحابہا السلام والتحیۃ سے مقابلہ کر کے دکھاؤ تو میں بتاتا کہ اس شریعت طاہرہ میں اُن شرائع کے مقابل کیسی کیسی خوبیاں کیا کیا آسانیاں ہیں۔ میں مقدس اسلام کے مقابل ویدک دھرم کو کیونکر لاؤں جو مذہب کہلانے کا بھی مستحق نہیں میں کیونکر اس دھرم کو اسلام کے مقابل پیش کروں جس نے بقول پنڈت مہی دھر گھوڑے کو ایک خاص کام کا آلہ بنا رکھا ہے اور اُس کی لذت سے

ابتک ہونٹ چاٹ رہا ہے یا بقول پنڈت دیانند اُس کی تہذیب نے یہاں تک ترقی کی ہے
کہ ایشور کی ذات وصفات کے اہم مسائل گھوڑے کے جماع اور اس کے آلات وغیرہا کے مہذب
الفاظ شائستہ استعاروں میں بیان کرتا ہے (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا) میں کیونکر ایک
لعل بے بہا کا جو فخر تاج شہنشاہان ہو کنکر پتھر سے مقابلہ کروں پھر آپ نے ویدک دھرم کا بطلان
اور اسلام کی حقانیت اور کتاب ربانی کی شان وشوکت وغیرہا اس لطف وخوبی سے بیان فرمائی
کہ سارا مجمع پھڑک اُٹھا بار بار لوگ بیخود ہو کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ بعد ختم بیان آریوں
سے کہا گیا کہ آؤ مناظرہ کا وقت آگیا وید کا کتاب الٰہی ہونا اور ویدک دھرم کی حقانیت ثابت کرو
جب آریوں کو معلوم ہوا کہ اُنھیں حضرت استاذ العلما کے مقابل وید کی حقانیت ثابت کرنی ہوگی
تو انھوں نے فوراً مناظرہ سے استعفا دیدیا اور کہا ہم مناظرہ کے لئے نہیں آئے صرف تقریر سننے
کیلئے آئے تھے اور کمال حیا یہ کہ بہاری لال منتری آریہ سماج فیروزپور نے دوسرے ہی دن چھاپ
دیا کہ چیلنج میں وید کو مقدس نہیں لکھا اور ویدک دھرم کو مذاہب باطلہ میں شمار کر کے ہماری توہین کی
پہلے مسلمان اپنے الفاظ واپس لیں تو ہم مناظرہ کرینگے۔ شب کو پھر حضرت استاذ العلما کا بیان تھا
اور بہاری لال صاحب بھی موجود تھے اُنکے سامنے فرمایا کہ ہمارے تمہارے درمیان بحث تو یہی ہے
کہ ہم وید کو نامقدس ویدک دھرم کو باطل جانتے ہیں تمہیں بُرا لگتا ہے تو وید کو مقدس اور ویدک
دھرم کو حق ثابت کر دو اور یہ عجیب بات ہے جب ہم وید کو مقدس اور ویدک دھرم کو حق مان
لیں گے تو پھر کیا وید کو نامقدس اور ویدک دھرم کو باطل ثابت کرنے کے لئے آریہ ہم سے مناظرہ
کریں گے غرض کوئی بات بھی عقل کی کہی پھر حضرت استاذ العلما نے بار بار فرمایا کہ ہم بلا شرط مناظرہ
کے واسطے تیار ہیں آؤ وید کی حقانیت ثابت کرو مگر آریہ چپکے ہی بیٹھے رہے اور سامنے آنے کی
ہمت نہ ہوئی تیسرے روز حضرت استاذ العلما مدظلہم نے بیان فرمایا اور پھر بلا شرط مناظرہ کی اجازت
دی اور بار بار سامنے بلایا مگر کوئی سامنے نہ آیا ہمیں افسوس ہے کہ دھرم کی بھیک مانگنے والے
پنڈت دھرم بھکشو دین کی نعمت بانٹنے والے حضرت مولنا مولوی نعیم الدین صاحب کے سامنے
نہ آئے ورنہ اگر خدا چاہتا تو جلسے سے دین کی نعمت لیکر ہی واپس جاتے۔ اس طرح حق کے مالک

جل جلالہٗ نے حق کو باطل پر فتح مبین عطا فرمائی وللہ الحمد۔ ان اجلاسوں میں جناب مولنا مولوی احمد مختار صاحب صدیقی رضوی میرٹھی و جناب مولنا مولوی عبدالعلیم صاحب صدیقی رضوی میرٹھی و جناب مولنا مولوی اصغر علی صاحب روحی لاہوری و جناب مولنا مولوی محمد شیر نواب خاں صاحب قصوری وغیرہم کی بیش بہا اور نفیس پُرزور تقریریں ہوئیں جن سے لوگ بہت محظوظ ہوئے جمعہ کے دن چھ بجے شام سے سات بجے تک جناب مولنا مولوی ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی سلمہٗ ربہ القوی کا بیان ہوا آپ نے مذاہب باطلہ کے عنوان پر ایک نہایت زبردست باطل کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والی مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کرنے والی تقریر فرمائی آپکی تقریر سارا جلسہ ہمہ تن گوش بنا ہوا سُن رہا تھا آپ نے مذہب اہلسنّت کی حقانیت پر ایسے زبردست دلائل پیش فرمائے کہ مجمع بے اختیار پکار اٹھا کہ اہلسنت کے سوا جتنے فرقے مثلاً دیوبندیہ۔ مرزائیہ۔ نیچریہ۔ چکڑالویہ۔ گاندھویہ۔ روافض وغیر مقلدین ہیں سب کے سب دجالین۔ کذابین۔ ضالین مضلین بلکہ کفار مرتدین ہیں اور اہلسنت کے سوا جتنے فرقے اپنے کو مسلمان کہتے ہیں سب گمراہ بددین ہیں صبح کو محمد اسمٰعیل صاحب سکریٹری انجمن اہل حدیث فیروزپور کی تحریر آئی کہ مولوی حشمت علیخاں نے ہمکو دجال کذاب کہا لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ انفرادی طور پر اُن سے باقاعدہ مناظرہ ہو جائے اللہ اکبر دعویٰ اجتہاد کا اور علم دانی کی یہ وسعت کہ دو جگہ باقائدہ لکھا۔ مولنا ابوالفتح صاحب نے انفرادی طور پر اس کا جواب تحریر فرمادیا کہ میں نے آپکو دجال کذاب نہ کہا میں نے مجمع سے آپ کے متعلق آپ لوگوں کے عقائد ظاہر کرکے پوچھا یہ لوگ کون ہیں مجمع نے کہا دجال کذاب ہیں اس پر مناظرہ چاہتے ہیں تو سارے مجمع کو چیلنج مناظرہ آپ دیجئے اور اپنی تشفی سارے مجمع سے آپ کرالیجئے اور میں بھی آپکو سیراب کرنے کیلئے بحول اللہ تعالیٰ و قوتہ موجود ہوں میری طرف سے مناظرہ کیلئے کوئی شرط نہیں جہاں آپ چاہیں جس مسئلہ پر چاہیں جس شخص سے آپ چاہیں جس وقت آپ چاہیں میں گفتگو کرنے کیلئے تیار ہوں تعین وقت و مکان سے مطلع کیجئے غیر مقلدین کیطرف سے روز یکشنبہ ۲۵ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۲۴ء ۵ بجے پہر سے ساڑھے سات بجے شام تک مراد علی صاحب غیر مقلد رئیس فیروزپور کے مکان پر مناظرہ مقرر کیا گیا۔ حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت مناظر اعظم تنہا وقت معین پر مناظرہ گاہ پر تشریف فرما ہو گئے کوئی کتاب بھی ساتھ

نہ لے گئے غیر مقلدین کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ کھوی مناظر تھے اور دوسرے بڑی بڑی لمبی داڑھیوں والے مولوی اُن کی پشت پر تھے۔ اہلسنت کیطرف سے صدر مناظرہ جناب مولوی محمد شیر نواب خاں صاحب قصوری دام بالفیض المعنوی والصوری تھے جنہوں نے خدمات صدارت نہایت حسن وخوبی سے انجام دیں اور تمام اہلسنت کیطرف سے وہ یقیناً شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء وعنا وعن سائر اہل السنۃ الی یوم الجزاء۔ مظہر اعلیحضرت شیر اہلسنت سے جو مناظرہ ہوا اُس کا لطف بیان سے باہر ہے۔ مولٰنا نے پہلے کھوی شاہ سے ایک تحریر دستخطی لی جس میں کھوی شاہ نے لکھا کہ میں عالم ہوں اور قرآن عظیم کی کسی آیت کا منکر کافر ہے۔ پھر مناظرہ میں کھوی شاہ کی ایسی ایسی جہالتیں سفاہتیں آشکارا ہوئیں کہ سارے مجمع پر کھوی شاہ کا عجز ظاہر تھا۔ کھوی شاہ نے تہتر فرقوں والی حدیث پڑھکر کہا "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجات پانے والا فرقہ صرف ایک سُنّت والجماعت ہے اور صرف ہم اہل حدیث ہی سنت والجماعت ہیں کہ صرف حدیث کو مانتے اور تمام جماعت صحابہ کا اتباع کرتے ہیں آپ لوگ حدیث کو نہیں مانتے بلکہ اپنے اماموں کے اقوال کو اور شخص معین کی تقلید کرتے ہیں تو جماعت کا اتباع بھی آپ لوگ نہیں کرتے تو آپ سنت والجماعت نہ ہوئے تو ضرور آپ جہنمی ثابت ہو گئے اور نجات پانے والا فرقہ صرف اہل حدیث ہے اور وہی سنت والجماعت ہے۔" مولٰنا ابو الفتح صاحب نے فرمایا "پہلے یہی بتا دیجئے کہ سُنّت والجماعت کون سا لفظ ہے یہ کیسی ترکیب ہے اس پر الف لام کیسا ہے یہ لفظ اس ترکیب کے ساتھ عربی ہے یا فارسی یا کیا اور اس کو جو آپ نے اپنے اوپر حمل کیا یہ کونسی قسم کا حمل ہے اور آپ پر یہ حمل جائز ہے یا ناجائز افسوس جس شخص کو بولنے تک کی تمیز نہیں وہ یوں دعویٰ کرے کہ میں عالم ہوں اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ یوں ادعا کرے کہ اُسے حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کسی کی تقلید کی حاجت نہیں وہ خود براہ راست قرآن وحدیث سے مسائل اخذ کر سکتا ہے سچ فرمایا ہے بلبل شیراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ؎

اینچہ شوریست کہ در دور قمر می بینم ❊ ہمہ آفاق پر از فتنہ و شری بینم

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ❊ طوق زریں ہمہ در گردن خری بینم

دوسرے آپ تو حدیث کے سوا کچھ نہیں مانتے یہ جو آپ نے اپنے فرقہ کا نام سنت والجماعت رکھا ہے لائیے کوئی حدیث صحیح جس میں آپ کے فرقہ کا نام سنت والجماعت رکھا گیا ہو نیز آپ یہ بتائیے کہ جب آپ شخص معین کی تقلید

نہیں کرتے تو کیا شخص مبہم کی تقلید کرینگے یا شخص مطلق کی یا مطلق شخص کی شخص مبہم کا تو وجود ہی نہیں پھر اس کی تقلید کیسی اگر آپ اسکا وجود مانتے ہوں تو ثابت کیجیئے اور اگر شخص مطلق یا مطلق شخص کی تقلید کرینگے تو پہلے ان دونوں میں فرق بتلایئے پھر یہ بتلایئے کہ یہ دونوں جزئی ہیں یا کلی اگر جزئی ہیں تو عجب کہ مطلق جزئی ہو جائے اور کلی ہیں تو تعجب کہ شخص کلی ہو جائے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپکو ایک مسئلہ سمجھنے کی قدرت نہیں اسی پر آپکو دعویٰ علم و اجتہاد ہے شرم! شرم!! شرم!!! یہ بھی بتلایئے کہ تقلید کی کیا تعریف ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں نیز شخص کسے کہتے ہیں اور اس میں اور فرد و حصہ میں کیا فرق ہے۔ آپ نے کہا کہ تم لوگ اپنے امام کے قول کو مانتے ہو حدیث کو نہیں مانتے ککھوی صاحب! کان کھول کر سن لیجیئے ہم اسی لئے اپنے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید کرتے ہیں کہ اُن کا کوئی قول قرآن عظیم و حدیث نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے خلاف نہیں اُن کا اتباع قرآن و حدیث ہی کا اتباع ہے آپکا یہ کہنا کہ تم جماعت کو نہیں مانتے محض غلط ہے ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یوں مانتے ہیں کہ بایہم اقتدیتم اہتدیتم اُن میں جس کی اقتدا کرلی جائے ہدایت مل جائیگی اُن میں سے ایک کا اتباع کرتے ہیں اور باقی سب کو حق پر جانتے ہیں ہاں تمام جماعت کا اتباع ایک وقت میں محال ہے اور آپکا جنونی خیال جیسے دربار شاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ اُن کا ہر گروہ ایک راہ پر ہولیا اور اُسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرت نے اسے بیجا حرکت سمجھا کہ جب چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کیجیئے پکارتا رہا کہ ہر شخص چاروں راہ چلے مگر کسی نے نہ سُنی ناچار آپ ہی تانا تمنا شروع کیا کوس بھر شرقی راستہ چلا پھر اُسے چھوڑا جنوبی کو دوڑا پھر اُس سے بھی موہنہ موڑا غربی کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی پر ہولیا اُدھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آرہا بتاؤ مسلمانو! ایسا شخص کبھی منزل مقصود کو پہنچ سکتا ہے (مجمع کی مجموعی آواز) ہرگز نہیں مولنا ابو الفتح صاحب نے فرمایا اب میں پوچھتا ہوں مثلاً آپ سوسمار اور مینڈک کو ہمیشہ حلال جانیں گے یا ہمیشہ حرام یا کبھی حرام کبھی حلال یا حرام و حلال دونوں ساتھ ساتھ جانیں گے۔ شق اخیر تو بالبداہۃ باطل کہ ضدین کا ازعان آن واحد میں محال اگر آپ ممکن مانتے ہوں تو ثابت کیجیئے اور اگر ہمیشہ حرام جانیں گے تو ہمیشہ حلال کہنے والے حضرات کا اتباع نہ ہوا اگر حلال جانیں گے تو حرام فرمانے والے ائمہ کا اتباع نہ ہوا اور اگر کبھی حلال جانیں گے کبھی حرام تو اول تو یہ صفت قرآن عظیم نے کافروں کی فرمائی ہے کہ یحلونہ عاما و یحرمونہ عاما

یہاں اُس سے بڑھکر مجہول نہ انا و مجرم ونہ اُنا ہوا کہ ایک آن میں اُسے حلال جانا دوسری آن میں اُسے حرام ٹھہرالیا دوسرے یہ کہ اس صورت میں بجز کسی کا اتباع نہ ہوا کہ جو حرام کہتے ہیں وہ ہمیشہ حرام کہتے ہیں اور جو حلال فرماتے ہیں وہ ہمیشہ حلال کہتے ہیں آپ نے کبھی حلال جانا کبھی حرام تو کسی کا اتباع نہ ہوا دیکھا یہ ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اُن کے مخالفین یوں ذلیل ہوتے ہیں وللہ الحمد۔

ٹکھوی شاہ کھڑے ہوئے اور مولٰنا ابوالفتح صاحب کے اعتراضات قاہرہ کو ہاتھ لگانے کے بدلے نئی بانگ شروع کردی ایک حدیث پڑھی کہ " رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ میری صراط مستقیم ہے اور دو خط داہنی طرف اور دو بائیں جانب کھینچے اور فرمایا یہ گمراہی کے راستے ہیں یہ دیکھیئے آپ کے چاروں مذہبوں کو رسول مقبول علیہ السلام نے طرق ضلال فرمایا" اس پر مولوی محمد شیر نواب خاں صاحب قصوری صدر مناظرہ از جانب اہلسنت نے بلند آواز سے فرمایا " اگر تم حدیث سے ثابت کردو کہ ان چار خطوط سے مذاہب اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی مراد ہیں تو ابھی دو سو روپے انعام دیتا ہوں اور اگر نہ ثابت کرسکو تو خبردار اب اس حدیث کا یہ مطلب نہ گڑھو" اس پر ٹکھوی صاحب خاموش ہو گئے مولٰنا ابوالفتح صاحب نے اپنے تمام سوالات کا مختصر الفاظ میں اعادہ کرکے فرمایا " آپ نے اب تک میرے کسی سوال کو ہاتھ نہ لگایا اب میں ایک بات اور کہتا ہوں آپ تو صرف قرآن و حدیث کو مانتے ہیں آپ کے سارے چھوٹے بڑے مل کر بھی قرآن و حدیث سے ایک مسئلہ کا جواب اور حکم نہیں بتا سکتے بتائیے ہنڈر[1] حلال ہے یا حرام۔ کتا[2] حرام ہے یا حلال۔ سوئر[3] کی چربی[4] اُس کے گردے[5] اسکی تلی[6] اسکی کلیجی[7] اسکی اوجھڑی[8] اسکی کھال[9] اس کے بال[10] اس کے پائے[11] اس کا دل[12] اس کی زبان[13] اس کا بھیجا[14] اس کی ہڈی[15] اس کے دانت[16] اس کی آنت[17] یہ سب چیزیں حرام ہیں یا حلال اگر حلال ہیں آپ کے نزدیک تو کھائیے بعد کو مناظرہ کیلئے آئیے تاکہ ہمیں ظاہر ہو جائے کہ آپ پکے غیر مقلد ہیں اور قرآن و حدیث کے سوا کچھ نہیں مانتے اور اگر حرام ہیں تو لائیے کوئی آیت یا حدیث جس سے صریح طور ان چیزوں کی حرمت ثابت ہوتی ہو یہ وہ مسائل ہیں کہ اہلسنت کا بچہ بچہ حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی غلامی و تقلید کی برکت سے قرآن عظیم ہی سے ان کی حرمت ثابت کرسکتا ہے وللہ الحمد مگر غیر مقلدوں کا بڑے سے بڑا پیشوا بھی انھیں نہیں ثابت کرسکتا ارے بے ہمت! ارے بے جرأت!! ارے بے غیرت!!! مگر یہ چیزیں تو پہلے ہی نصیب دشمناں ہو چکی ہیں۔" شیر بیشۂ سنت نے ان کے علاوہ

اور دس مسائل فقیہہ پوچھے کہ " اُن کا جواب قرآن وحدیث سے دو" گھوی صاحب ایک کا بھی جواب نہ دے سکے۔ مظہر اعلیٰحضرت نے ثابت کر دیا کہ " ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دامن تقلید چھوڑنے والا ایسا خر نا شخص ہو جاتا ہے کہ نحو میر و شرح مائۃ عامل پڑھنے والے طلبا اُس پر ہنستے ہیں اور یقیناً جہنم کے گڑھے کے سوا اُس کا کہیں ٹھکانا نہیں رہتا۔" گھوی صاحب نے حدیث شریف غلط پڑھی شیر بیشۂ سُنّت نے بتایا گھوی صاحب کہنے لگے " اگر غلط ثابت ہو جائے تو پانچ روپے انعام دوں"۔ مولٰنا ابوالفتح صاحب نے فرمایا لکھ دیجئے۔" گھوی صاحب نے لکھ کر دستخط کر دیئے۔ مولٰنا ابوالفتح صاحب نے خود گھوی صاحب سے مشکوٰۃ شریف منگوا کر دکھا دیا کہ " آپ نے حدیث غلط پڑھی لائیے پانچ روپے رکھ دیجئے میں آپکا مہمان بھی ہوں اور استاذ بھی کہ حدیث میں ایک حرف بتانے والے کو اُستاذ فرمایا ہے لاؤ میرا منھ میٹھا کرو۔" مگر غیر مقلدین نے پانچ روپے نہ دیئے۔ گھوی صاحب نے ایک شعر پڑھا کہ " مولٰنا روم فرماتے ہیں ؎

دین حق را چار مذہب ساختند ٭ رخنہ در دین نبی انداختند

مولٰنا ابوالفتح صاحب نے فوراً فرمایا کہ " ہم پچاس روپے انعام دیں گے اگر یہ شعر مثنوی شریف میں نکال دو۔" مگر گھوی صاحب کا جھوٹ سارے مجمع پر ظاہر ہو گیا اور وہ انعام پانے کے مستحق ثابت نہ ہوئے گھوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ گیارہویں والے پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی آل نبی اولاد علی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ فرقۂ مرجئہ گمراہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ ایمان کے ساتھ کوئی عمل ضرر نہیں دیتا اور ایسا عقیدہ رکھنے والے حنفی ہیں۔" مولٰنا ابوالفتح صاحب نے فرمایا " پہلے تو آپ یہ بتائیے آپ کے نزدیک گیارہویں شریف جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو افسوس کہ ایک ناجائز بات کے ساتھ آپ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح کرتے ہیں کیا اپنی تعریف یوں جائز رکھیں گے کہ کوئی کہے بُرا کام کرنے والے مولوی گھوی صاحب اور اگر آپ کے نزدیک گیارہویں شریف جائز ہے تو لکھ دیجئے ایک ہی مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے دوسرے یہ کہ آپ غنیۃ الطالبین کی عبارت سمجھے بھی نہیں بتلائیے حنفیہ کس کس قبیلہ کس کس گروہ کا نام ہے کتنے لوگ ابو حنیفہ کنیت والے گزرے ہیں اور وہ کس کس قبیلہ کے کیا کیا عقائد رکھنے والے کس کس مقام کے رہنے والے تھے تیسرے یہ کہ اگر حنفیہ سے

مراد مقلدین امام اعظم ہوں تو یہ صریح کذب ہو جائیگا کہ جو عقیدہ حنفیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے حنفیہ اس سے بیزار ہیں خود حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فقہ اکبر شریف میں اس کا رد فرمایا ہے تو کیا صاف ثابت نہ ہو گیا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو مقلد امام اعظم بنتے اور عقائد ضلال رکھتے ہونگے جیسے آپ کے علاتی بھائی دیوبندی اور اخیافی بھائی نجدی کہ تمہاری ہی طرح وہابی اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخ ہونے کے باوجود وہ حنفی اور یہ حنبلی بنتے ہیں ایسے ہی لوگوں پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رد فرمایا بتائیے اس سے حنفیہ کرام پر کیا الزام آیا چوتھے یہ کہ اگر اس کا مطلب یہ نہ مانو تو لازم آئیگا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محض جھوٹ حنفیہ پر وہ افترا کیا جس سے وہ پاک و بیزار و بری ہیں اور حضور کی ذات پاک کذب سے پاک تو کیا صاف ثابت نہ ہو گیا یہ عبارت کسی ناپاک بیباک حنفیہ کرام کے دشمن نے غنیہ میں الحاق کر دی ہے پانچویں یہ کہ ان سب سے قطع نظر کر کے یہ بتائیے کہ آپ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حق پر جانتے ہیں یا معاذ اللہ باطل پر اگر حق پر جانتے ہیں تو حضور مقلد تھے حنبلی تھے تو تقلید حق ہوئی تو غیر مقلدی باطل و ضلال فماذا بعد الحق الا الضلٰل اور اگر معاذ اللہ باطل پر جانتے ہیں تو اس کا اقرار کر دیجئے کہ آپ اپنے نزدیک جس کو اہل باطل جانتے ہیں اسی کا قول اپنے مذہب کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔" مکھوی شاہ نے ان سوالات قاہرہ میں کسی کا جواب نہ دیا سب پو دیکھے پورے ہضم کر گئے۔ اخیر میں جناب مولنا مولوی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی کی تقریر ہوئی اور آپ نے قرآن عظیم کی آیت ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساءت مصيرا پڑھکر فرمایا "مسلمانو! اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جماعت مومنین جس طرف زائد ہو اس کے خلاف راہ اختیار کرنے والا جہنمی ناری بدمذہب گمراہ ہے بتاؤ مسلمانو! دنیائے اسلام میں مقلدین زیادہ ہیں یا غیر مقلدین۔" (مجمع کی مجموعی آواز) "مقلدین بہت زائد ہیں غیر مقلد تو صرف ہندوستان میں ہیں اور وہ بھی بہت قلیل۔" شیر بیشۂ سنت نے فرمایا "تو ہم مقلدین ائمہ کرام حق پر ہیں یا نہیں" (مجمع کی مجموعی آواز) "بیشک"۔ شیر بیشۂ سنت نے فرمایا "اور یہ غیر مقلدین

کون ہوئے" (مجمع کی اتفاقی آواز) "دجال کذاب کا فرمرتد ہوئے۔" شیر بیشۂ سنت نے فرمایا "اب اگر گکھوی صاحب قرآن عظیم کو مانیں تو قرآن پاک کے حکم سے کافر اور نہ مانیں تو خود اپنے اقرار سے کافر لکھ چکے ہیں قرآن کی کسی آیت کا منکر کافر ہے اب تو آپ کے دونوں راستے بند ہوگئے دیکھئے گکھوی صاحب کدھر فرار کرتے ہیں۔" اس باطل شکن کفر توڑ تقریر کو سُن کر گکھوی شاہ ایسے حواس باختہ ہوئے کہ بیساختہ کہنے لگے۔ "اگر زیادت مردم شماری پر نجات موقوف ہے تو دنیا میں مسلمانوں سے زیادہ یہود و نصاریٰ ہیں چاہیئے کہ وہی حق پر ہوں۔"

مولٰنا ابوالفتح صاحب مظہر اعلحضرت نے فرمایا۔ "سبحٰن اللہ یہ مونہہ اور مسور کی دال اسی پر دعویٰ علم و فضل و کمال اور ادعائے اجتہاد آپ کو یہ بھی خبر ہے کہ قرآن عظیم میں غیر سبیل المؤمنین ہے یا غیر سبیل الکفرین کفار کی زیادتی سے یہاں کیا تعلق یہاں تو یہ فرمایا جاتا ہے کہ جس طرف مسلمانوں کی جماعت زائد ہو وہی راہ حق ہے اور اُس کے خلاف باطل وضلال آپ یہ سمجھ لیئے کہ جس طرف کافروں کی جماعت زائد ہو وہ راستہ حق ہے اور اس کے خلاف معاذ اللہ گمراہی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔" اس کے بعد گکھوی شاہ کے پاس کوئی جواب نہ تھا اور وہ خاموش کھڑے ہاتھ میں ایک کتاب لئے تھر تھر تھر کانپ رہے تھے اور جواب سے اُن کا منھ بند اُن کی زبان گنگ اور اُن کے ہاتھ خالی تھے اور مناظرہ یہیں پر ختم ہوگیا غیر مقلدین نے اپنے مناظر کو عاجز ساکت دیکھکر شور و غوغا مچانا شروع کردیا۔ مولٰنا ابوالفتح صاحب نے بڑی دقت سے لوگوں کو خاموش کر کے فرمایا۔ "حضرات! مناظرہ تو بحمدہ تعالٰی بخیر و خوبی حق کی فتح مبین اور باطل کی شکست فاش پر ختم ہوگیا ایک لطیفہ اور سنتے جائیے غیر مقلدین کو عورت کے دودھ پینے کا بہت شوق ہے جماع سے پہلے شائد ناشتہ کرتے ہونگے ان کے بڑے امام قاضی شوکانی اپنے رسالۂ فقہیہ میں لکھتے ہیں یجوز ارضاع الکبیر ولو کان ذالحیۃ بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو۔" اس کے بعد شیر بیشۂ سنت مولٰنا ابوالفتح صاحب نے فرمایا "مسلمانو! بڑا مبارک وقت ہے اس وقت آسمان سے نصرت نازل ہوئی ہے۔ اہلسنت پر رحمت برس رہی ہے برکات کا نزول ہے دعا کیلئے وقت قبول ہے سب مسلمان اپنے مالک مولیٰ جل جلالہٗ کے حضور دست تضرع پھیلا کر دعا کریں۔

(دُعا) اے اللہ جس طرح تو نے ہم غلامان محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے محبوبان عظام حضرات ائمہ مجتہدین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صدقہ میں قاہر فتح ونصرت عطا فرمائی ہے ایسی تمام فتح ہر جگہ اہل حق کو عطا فرما اور جس طرح تو نے اس وقت ان مخالفین کو ذلیل و رسوا کیا ہے ایسی ذلت و رسوائی سے ہم تمام بندگان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھ اے رب تو ہمارے ان مخالفین کو بھی اتباع حق کی توفیق عطا فرما ان کی آنکھوں میں بھی بینائی دلوں میں نور دے کہ دامن ائمہ عظام تھام لیں۔ دنیا میں ذلیل ہوئے تو ہوئے آخرت میں ذلیل ہونے سے محفوظ رہیں اے رب ایسا کر کہ ہم اور یہ سب قیامت کے روز تیرے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن مقدس کی حمایت اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حمایت کے سایہ میں داخل جنت ہوں آمین آمین بجاہ النبی الکریم المکین الامی الہاشمی الرسول الامین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعلینا وعلی سائر اہل سُنتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

دعا کے بعد تمام لوگ **اللہ اکبر، یا رسول اللہ، سنیوں کو فتح مبارک، ابو الفتح کو فتح مبارک، غیر مقلدوں کی شکست** وغیرہا الفاظ کے ساتھ نعرے لگا رہے تھے اور مولانا ابو الفتح عبید الرضا محمد **حشمت علی خاں** صاحب قادری رضوی لکھنوی مناظر اہلسنت کو بزم فتح کا دولہا بنایا۔ سارے شہر فیروز پور میں فیروزمندی وشان وشوکت کے ساتھ جلوس نکالا گیا۔ اہلسنت فرط خوشی سے پھولے نہ سماتے اور غیر مقلدین کے چہرے مارے شرمندگی وغم کے فق تھے۔ زمین نہ پھٹی ورنہ وہ سما جاتے۔

ایسی قاہر فتح مبین سرزمین پنجاب کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگی ان شاء اللہ تعالیٰ کہ حق کے مولیٰ جل جلالہٗ نے اہلسنت کے ایک نوعمر نوجوان فاضل کے ہاتھوں حق کی نصرت باطل کی نکایت فرمائی وللہ الحمد۔